

## 83997-ہر شنگی اور مشکل کا سبب نماز ادا نہ کرنا

سوال

میں تیس برس کی لڑکی ہوں، اور صراحت سے کہتی ہوں کہ میں نماز ادا نہیں کرتی، اور اگر نماز کے کھڑی بھی ہو جاؤں تو سب فرض ادا نہیں کرتی، اور گانے بھی سنتی ہوں، لیکن اللہ گواہ ہے یہ موضوع میرے لیے نفیاتی مشکلات پیدا کر رہا ہے، میں اللہ کی اطاعت کرنا چاہتی ہوں، میں اللہ سے ڈرتی ہوں، اور مجھے مسلمان ہونے پر فخر ہے، میرا رب اللہ وحده لا شریک ہے، اور میں جیبِ مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی سیرت سے محبت کرتی ہوں، اور سیرت کے قصے اور واقعات سن کر متاثر ہوتی ہوں۔ اللہ کے کرم سے میں اس برس عمرہ کے لیے بھی گئی اور مجھے اسکی بہت زیادہ خوشی ہے، لیکن میں محسوس کرتی ہوں کہ میں منحر ہوں، یا پھر میرے اور کافروں میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ میں نماز ادا نہیں کرتی، میں نے پابندی سے نماز ادا کرنے کی بہت کوشش کی ہے لیکن پتہ نہیں میرے ساتھ کیا ہوتا ہے، یہ علم میں رہے کہ ایک لمبے عرصہ تک میں نے نماز بالکل ادا نہیں کی۔

میں محسوس کرتی ہوں کہ میں بہت سارے دینی امور سے جاہل ہوں، اور یہ بھی شعور میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا کوئی بھی عمل چاہے نماز ہو یا روزہ یا عمرہ یا کوئی بھی دینی معاملہ قبول نہیں فرمائیگا، اور لا حالت میرا اٹھ کانہ جنم ہے، مجھے کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو میرا ہاتھ تھام لے سمجھے نصیحت کرے، اور مجھے خالع ہونے سے بچائے، اور جس حالت میں ہوں اس سے نکالے، میں اس حالت میں رہنا پسند نہیں کرتی !!

اس سے بھی بڑی ایک اور مشکل یہ ہے کہ: میں محسوس کرتی ہوں میں نے رمضان کا ایک بھی روزہ نہیں رکھا، حالانکہ روزے رکھنے میں کوئی چیز مانع بھی نہیں !! صراحت سے کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے یہ یقینی علم نہیں کہ رمضان کے ایام تھے یا کہ شوال کے چھ روزے، ہمارے گھر میں ہر سال ان چھ ایام کے روزے رکھنے کی عادت ہے، تو مجھ پر امور خلط ملط ہو گئے ہیں، یہ مشکل مجھے اس وقت درپیش آئی جب میں اللہ سے دور تھی، مجھے علم ہے کہ جس نے بھی بغیر کسی عذر رضوان کا روزہ نہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکا روزہ قبول ہی نہیں کرتا، اور اس کے ذمہ کفار سے، تو مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

آپ سے گزارش ہے کہ میری مدد کریں، اور مجھے معلومات فراہم کریں، میں بہت زیادہ نا امید ہو چکی ہوں، اللہ تعالیٰ اس عمل کو آپ کے میزان حنات میں سے بنائے، ان شاء اللہ، اور اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کی جانب سے آپ کو ہزار نے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول :

میری فاضلہ ہیں سب سے پہلے تو آپ مشکل پیش آنے کی جگہ متعین کریں، اور پھر اسکا علاج کریں، اور اگر آپ اس کی تحدید کے سلسلہ میں ہماری مدد چاہیں تو ہم یہ کہیں گے کہ: مشکل تو آپ کے اپنے اندر ہے کسی دوسری چیز میں نہیں! اور دوسروں کی جانب سے پیش کردہ تعاون اس وقت تک فائدہ مند نہیں ہو سکتا جب تک آپ اپنے آپ کو نجات کی طرف نہ لے جائیں۔

اور جو احساسات آپ نے سوال میں بیان کیے ہیں وہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ میں اصلاح اور استقامت کا مادہ موجود ہے، کیونکہ مومن شخص تو اپنا محاسبہ خود کرتا، اور اس کی ڈانت ڈپٹ کرتا ہے، اور لختا ہے کہ آپ ایسا کر رہی ہیں۔

اور پھر مومن شخص تو کسی کو تباہی اور گناہوں سے ڈرتا رہتا ہے اور وہ اسے بہت بڑا پھاڑ سمجھتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر ہی نہ گرجائے اور ظاہری ہی ہوتا ہے کہ آپ کو اس کا بھی احساس ہے۔

اور پھر مومن تو اپنے ایمان اور اسلام کے ساتھ بلند ہوتا ہے، اور اس عظیم دین کے ساتھ منسوب ہو کر سعادت و عزت حاصل کرتا ہے، اور اپنے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، آپ کی ای میل اس کی واضح دلیل ہے !!

تو پھر تو پھر ان صفات کے ساتھ دین کے سب سے بڑے فرض نماز میں کمی و کوتاہی اور تقصیر کس طرح ہو گئی؟! ہمارے پاس کی تاویل تو سوائے اس کے اور نہیں کہ نفس کے پیچھے ہلنے اور اس پر کھڑوں میں کمزوری ہے، وگرنہ نماز کی ادائیگی میں نہ تو کوئی زیادہ وقت صرف ہوتا ہے، اور نہ ہی کوئی مشقت، صرف چند منٹوں کے بندہ اپنے رب کے لیے خلوت اختیار کر کے اپنے رب سے مناجات کرتا اور اپنی حاجات پیش کرتا ہے، اور اس کے سامنے دنیا کا بوجھ رکھتا، اور اس کی رحمت اور اللہ کے شوق کی شکایت کرتا ہے۔

تو اگر ہمارا نفس ان چند مدد و منٹوں کی پابندی نہیں کرتا سکتا، تو پھر ہم اپنی زندگی میں بھی بھی کامیابی کا گمان نہ کریں، کیونکہ نفس کو چلانے کے لیے عزم و حزم کی ضرورت ہے، اور ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ہماری طاقت سے زیادہ ہمیں ملکف نہیں کیا، بلکہ ہمیں اسکا بھی ملکف نہیں کیا جو ہم پر مشقت کا باعث ہو، اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو پسند کرتا ہے کہ ہماری توبہ قبول کرے، اور ہمارے گناہوں کی ہم سے تخفیف کرے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اللہ تعالیٰ تو تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، اور تمہارے ساتھ نیکی نہیں کرنا چاہتا﴾۔ البقرة(185).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿اللہ تعالیٰ تو تمہارے لیے وضاحت سے بیان کرنا چاہتا ہے، اور تمہارے ساتھ نیکی نہیں کرنا چاہتا﴾۔

﴿اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تمہاری توبہ قبول کرے، اور جو لوگ شہوات کے پیچے ہلکتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ﴾۔

﴿اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کر دے، کیونکہ انسان کمزود ہیدا کیا گیا ہے﴾۔ النساء(26-28).

اور پھر نماز تو رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی جود و کرم سے ہم پر فرض کی ہے، جو شخص بھی نماز کی پابندی کرتا اور اس کی ادائیگی اس طرح کرتا ہے جس طرح حق ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم دیکھے گا جب اللہ نے یہ نماز ہم پر فرض کی، اور انسان کو یہ پتہ ہلکے گا کہ محروم تو وہ ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے سے محروم رکھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”نماز بہترین فریضہ ہے، جو شخص زیادہ ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے وہ زیادہ ادا کرے“

اسے طبرانی نے (1/84) روایت کیا ہے، اور علامہ ابافی رحمة اللہ نے صحیح الترغیب (390) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

میری بھن آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے لیے طہارت فرض کرنے کے بعد کیا فرمایا ہے :

﴿اللہ تعالیٰ تم پر کوئی نیکی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تاکہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کرنا چاہتا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرو﴾۔ المائدہ(6).

اور جس نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کی سیرت طیبہ سے آپ محبت کرتی ہیں، وہ تو یہ فرمایا کرتے تھے :

"نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک بناتی گئی ہے"

سنن نسائی حدیث نمبر (3940) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے التخیص البجیر (3/116) میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تو پھر کوئی مومن اپنے لیے اس پر کیسے راضی ہو سکتا ہے کہ وہ ان ساری خیر و برکات اور بحلائی سے محروم رہے؟

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ہائے افسوس و حسرت وقت کیسے بسر ہوتا ہے، اور عمر ختم ہوتی جاتی ہے، اور دل پر پردہ پڑا ہوا ہے اس نے اس خوبیوں کو سونچھا تک نہیں اور اسی طرح دنیا سے نکل گیا جس طرح آیا تھا، اور سب سے اچھی اور پاکیزہ چیز کو چھکھا تک نہیں، بلکہ وہ اس دنیا میں جانوروں کی طرح رہا اور اس دنیا سے مخلوق کی طرح چلا گیا، تو اس کی زندگی عجز والی زندگی تھی، اور اس کی موت عتمگین تھی، اور اس کا حشر میں اٹھنا حسرت و افسوس ہے۔"

اسے اللہ تیری ہی تعریفات ہیں، اور تیری جانب ہی شکوہ و شکایت ہے، اور تو ہی مددگار ہے، اور تجھ سے مدد حاصل کی جاتی ہے، اور تجھ پر ہی بھروسہ ہے، اور تیرے علاوہ کوئی بھی طاقت دینے والا نہیں"

و یہیں : طریق الحجر تین (327).

میں یہ کلام آپ کے سامنے اس لیے ذکر نہیں کر رہا کہ آپ جس نا امیدی کو محسوس کر رہی ہیں اس میں اضافہ ہو، بلکہ اس لیے ذکر کر رہا ہوں کہ تاکہ آپ اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کرنے کی کوشش وجود ہجھ کریں، کیونکہ یہ توفراً نص میں سب سے آسان فرض کی ادائیگی میں آپ کی سستی و کابلی کی بناء پر آپ کو پہنچی ہے، تو آپ نے یہ جان یا کہ آپ اس کے علاوہ دوسرے فرانص کی ادائیگی سے توزیعہ عاجزیں۔

اور آپ کو پہنچیے کہ آپ اپنی زندگی کو اللہ کے متعلق نا امیدی کی زندگی مت بنائیں؛ اور یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو نا امیدوں کو پسند ہی نہیں کرتا :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[(اور اپنے رب کی رحمت سے نا امید تو صرف گمراہ اور بکھر ہونے لوگ ہی ہوتے ہیں)]۔ الحجر (56).

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے ان بندوں سے محبت کرتے ہیں جو اس کے فضل، اور اس کے کرم کی وسعت سے خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بخششہ و الارحم کرنے والا ہے، اور غلطیوں کو معاف کرتا ہے۔

بلکہ اللہ تعالیٰ کا تو فرمان اس طرح ہے :

[(مگر وہ جو توبہ کر لے، اور ایمان لے آتے اور اعمال صالحہ کرے تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ جن کی برائیاں نیکیوں میں پدل ڈالتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بخششہ و الارحم کرنے والا ہے، اور جو بھی توبہ کرے اور نیک اعمال کرے تو وہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی طرف چارجوں کرتا ہے)]۔ الفرقان (70-71).

اور بعض حکماء تو یہ کہتے ہیں :

"امید تو عمل سے پیدا ہوتی ہے، اور شیطان نے تجھے جس ناامیدی کی حالت میں پہنچ دیا ہے اس سے تو آپ اس وقت ہی نکل سکتے ہیں جب عمل شروع کر گئے، اور استقامت کا التزام کرنے کی کوشش کر گئے، چاہے ابتداء میں کچھ نقص و کمی بھی ہو۔"

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

-اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو، یقیناً اللہ کی رحمت سے نا امید وہی ہوتے جو کافر ہیں۔ یوسف (87)۔

کیونکہ امید ہی تو ایک ایسی چیز ہے جو بندے امیدوارے کام پر عمل پیرا ہونے کی سماں وجد و چدید کرتی ہے، اور نا امیدی تو پیچھے رہنے اور سستی و کابلی پیدا کرتی ہے، اور بندوں کے لیے امید کے لیے سب سے بہتر توالد کا افضل و کرم اور اسکا احسان، اور اس کی رحمت ہے جس کی امید رکھی جائے۔

کیونکہ اللہ کی رحمت سے تو کافر بھی ناامید ہوتے ہیں؛ اس لیے کہ وہ اپنے کفر کی بنابر اس کی رحمت سے دور کر دیے جاتے ہیں، اور اللہ کی رحمت بھی ان سے دور رہتی ہے، اس لیے آپ کفار سے مشاہد اغیار مت کریں، یہ اس کی دلیل ہے کہ بندے کے ایمان کے حساب سے اللہ کی رحمت کی امید ہوتی ہے۔"

ماخوذات: تفسیر سعدی

سب سے پہلی چیز جس کی آپ ابتداء کریں وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اندر بہت زیادہ ہمت پیدا کریں، اور نماز پا بندی سے ادا کرنے کی حرکت پیدا کریں، جس طرح آپ دوسرے دنیاوی امور مثلاً کھانا پینا، اور پڑھانی اور شادی وغیرہ کی ہمت محسوس کرتی میں، کیونکہ ہر عمل سے قبل اہتمام اور سوچ کا ہونا ضروری ہے۔

سلف میں سے بعض تو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے کثرت سے نوافل ادا کیا کرتے تھے، حتیٰ کہ ثابت البنا فی رحمة اللہ کہتے ہیں :

"میں نے پہلی برس تک نماز کی صعوبت اور مشقت برداشت کی، اور پہلی برس تک اس سے لفڑا اٹھایا"

اور پھر صرف یہ اہتمام اور سوچ و فکری کافی نہیں، بلکہ اہتمام اور فکر و سوچ کے ساتھ ساتھ نماز کی پابندی کے وسائل بھی پیدا کرنا ہو گے، اور آپ اپنے نفس کے ساتھ کس طرح جیلہ بازی کرتی میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض کا التزام نہ کرے، اور پھر انسان تو حسن اسلوب اختیار کرنے کی بہت زیادہ استطاعت و طاقت رکھتا ہے، جو اس کے لیے مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

آپ اس بات کی حرص رکھیں کہ جب موزن کی آواز اللہ اکبر سنیں تو فوراً اللہ کر نمازدا کریں، اور یہ سورہ میں لائیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو اس دنیا سے بہت بڑا اور عظیم ہے جس میں آپ مشغول ہیں، پھر آپ اپنی نمازوں کی جگہ کھڑی ہو جائیں تاکہ وہ نمازدا کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر فرض کی ہے۔

اور ہر نماز کے بعد وہ دعاء پڑھنی نہ بھولیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد پڑھنے کے لیے ہمیں سمجھائی ہے :

"اللهم آعنِي على ذُكْرِك وشُكْرِك وحُسْنِ عبادَتِك"

اے اللہ میری مدد فرماتا کہ میں تمرا ذکر کر سکوں، اور تم اشکرا دا کر سکوں، اور تاکہ اچھی طرح تمہری عبادت کر سکوں ۔"

آپ نے سوال میں یہ بیان کیا ہے کہ : آپ کا گھر انہ شوال کے چھ روزے رکھنے کی پابندی کرتا ہے، یہ اصلاح اور احسان کی علامت ہے، جو وقت پر نماز کی ادائیگی میں آپ کی مدد و معاون ثابت ہوگی، جب آپ دیکھیں گی کہ والدہ اور باقی بھائی ہن وقت پر نماز ادا کرتے ہیں تو آپ بھی ادا کریں، اور اس پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

کتنی بھی شکایتیں ملتی ہیں کہ والدین اپنی اولاد کو نماز ادا نہ کرنے کی وجہ سے زد کوب کرتے ہیں، اس بنا پر مارتے ہیں کہ وہ پردہ نہیں کرتیں، آپ پر تواند کا کرم ہے کہ آپ کو ایسے گھروالے نصیب کیے ہیں جو اللہ کے تقویٰ میں آپ کے معاون ہیں۔

آپ پابندی سے نماز ادا کرنے والیوں کو سیلیاں بناتیں، اور ان کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں جو صراط مستقیم پر چلتی ہیں، اور ان سے نماز پابندی سے ادا کرنے میں معاونت طلب کریں، اور انہیں کہیں کہ وہ آپ کو نصیحت کرتی رہیں، یہ چیز سب سے بہتر ثابت ہوگی۔

آخر میں یہ گزارش ہے کہ آپ معاصی و گناہوں سے اجتناب کریں کیونکہ یہ ہر بیماری کی اساس اور جڑ ہے، اور ایک معصیت دوسری معصیت و نافرمانی کو چھلانگ لاتی ہے، تو اس طرح بہت ساری نافرمانیاں جمع ہو کر انسان کو ہلاک کر کے رکھ دیتی ہیں، تو پھر انسان نماز سے پہنچے ہٹا اور سستی کرنا شروع کر دیتا ہے، اور اس کے نور و برکت سے محروم ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سب کو سلام ترکھے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"معاصی و نافرمانیاں اس طرح کی دوسری نافرمانیوں کو پیدا کرتی ہیں، حتیٰ کہ بندے کے لیے انہیں چھوڑنا اور ان سے نکلا مشکل ہو جاتا ہے، جیسا کہ بعض سلف رحمہ اللہ کا کہنا ہے : نافرمانی اور برائی کی سزا یہ ہے کہ اس کے بعد اور برائی ہوتی ہے، اور نیکی کا اجر و ثواب یہ ہے کہ اس کے بعد اور نیکی کی جاتی ہے۔"

دیکھیں : انجواب الکافی (36)۔

دوم :

آپ کا رمضان کے روزوں کے متعلق سوال، اور یہ آپ کو شک ہے کہ آپ نے کچھ روزے بغیر کسی عذر کے ترک کیے ہیں، اس سلسلہ میں ہم آپ کو یہ کہیں گے کہ ان شکوک کی جانب توجہ مت دیں، کیونکہ جب آپ کا ظلن غالب یہ ہے کہ آپ نے یہ عبادت اپنے گھروالوں کے ساتھ بروقت ادا کی ہے، اور بری الذمہ ہونے کے لیے ظلن غالب کافی ہے، اس کے بعد شک کا کوئی اعتبار نہیں۔

مستقل فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے :

"طوف اور سعی اور نماز مکمل کر لینے کے بعد شک کی طرف توجہ نہیں دی جائیگا؛ کیونکہ عبادت کا سلیم ہونا ظاہر ہے "انتہی۔"

دیکھیں : فتاویٰ الجیع الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (143/7)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"اگر عبادت مکمل کر لینے کے بعد شک پیدا ہو تو وہ قبل التفات نہیں، جب تک کہ اس میں یقین پیدا نہ ہو جائے"

دیکھیں : مجموع فتاویٰ ایشٰیخ بن عثیمین (14) سوال نمبر (746).

پھر یہ کہ بغیر کسی عذر کے روزے ترک کرنے سے نہ تو قناء واجب ہوئی اور نہ ہی کفارہ واجب ہوتا ہے، بلکہ توبہ واستغفار کرنا واجب ہوتا ہے، جیسا کہ سوال نمبر (50067) کے جواب میں بیان ہوچکا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اجر و ثواب سے نوازے، اور آپ کے دل کو دین حق اور حق پر ثابت رکھے، اور آپ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھے۔

واللہ اعلم۔